شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

میں ایک تاجر ہوں......!

میرا دس لاکھ روپیہ.......... دکان کی پگڑی کا جمع ہے.......... بیس لاکھ کا مال دکان میں ہے.......... جس میں سے تین لاکھ کا مال.......... کراچی ملوں سے ادھار لیا ہوا ہے.......... تین راولپنڈی.......... تین فیصل آباد.......... اور تین لاکھ روپے کا، لاہور سے.......... ہر جمعرات.......... میں پچاس ساٹھ ہزار روپے انہیں بھجوا دیتا ہوں.......... اور لاکھوں کا مال.......... مزید منگوا لیتا ہوں.......... اس طرح ادھار کا یہ سرکل جاری ہے.......... اگرچہ دکان دوسروں کے مال سے بھری ہوئی ہے.......... مگر تصرف کیلئے ہماری ہے.......... کہ اس ادھار کے مال سے میں نے.......... ایک کوٹھی بنوائی ہے.......... ایک کار خریدی ہے.......... سارے بچے.......... ماشاءاللہ.......... انگلش میڈیم اداروں میں داخل ہیں.......... اسی ادھار کے مال میں سے.......... میں ہر سال قربانی دیتا ہوں.......... ماہِ رمضان میں افطاری کراتا ہوں.......... ماں کی برسی پر دیگیں پکاتا ہوں.......... دینی مدرسے کے طلباء کو بلا کر.......... قرآن پڑھواتا ہوں.......... ادھار کے مال پر ماں کو بخشواتا ہوں.......... ختم پر بڑے بڑے مذہبی پروہت.......... گلے کی گراریاں گھما گھما کر.......... روح کیوڑہ.......... اگربتی.......... فرنی.......... پلاؤ.......... قورمہ.......... تنجن.......... اور.......... تازہ پھلوں کی لپٹوں میں.......... قرآن خوانی کرتے ہیں.......... پچھلے سال اسی ادھار کے مال میں سے.......... میں بیوی بچوں سمیت حج کر کے آیا ہوں.......... اسی مال کے صدقے.......... خاندان میں میری مہمان نوازی.......... اور.......... غریب پروری کا بڑا چرچا ہے.......... میرا ایک دوست کہتا ہے.......... میں گنہگار اور فاجر ہوں.......... حالانکہ میں ایک مسلمان تاجر ہوں.......... وہ کہتا ہے.......... یہ سب کچھ حرام ہے.......... اس ''بنیاد پرست'' کو.......... یہ علم ہی نہیں.......... کہ سارے تاجر.......... سارے دکاندار.......... ساری دنیا کی معیشت کا دارومدار.......... اسی ادھار پر ہے.......... اسی طریق کار پر ہے.......... اور پھر ہمارے ملک کے ماہر قانون.......... جو ہم سے اچھے مسلمان ہیں.......... انہوں نے حال ہی میں.......... عدالتِ عظمیٰ میں یہ بیان دیا ہے کہ.......... مجموعی نوعیت کے مفادات کو.......... اگرچہ وہ حرام کے ذرائع سے حاصل ہوں.......... جب اکثریت اختیار کر لے.......... تو ریاست کا فرض بنتا ہے کہ.......... ان کی حفاظت کرے.......... چاہے.......... وہ.......... سود کھانا ہی کیوں نہ ہو.......... اور یہ تو پھر بھی ادھار ہے!